کتب خانے

مسلمانوں کو جس طرح تعلیم و تعلم درس و تدریس تالیفات و تصنیفات تحقیقات و تجربات کا شوق تھا ویسے ہی کتابوں کے جمع کرنے اور کتبخانے و لائبریریاں قائم کرنے کا ذوق و ولولہ تھا چنانچہ ان لوگوں نے ایسے ایسے عظیم الشان کتب خانے قائم کئے تھے کہ جس کی نظیر آج دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے صرف بغداد میں اتنا بڑا عالیشان کتب خانہ تھا کہ جسکا مثیل موجودہ ترقی و تمدن کے زمانہ میں بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ جب مغلوں نے ۶۵۶ھ میں بغداد پر قبضہ کیا تو شہر میں قتل عام مچا دیا اور معتصم باللہ اخیر خلیفہ عباسی ہلاکو خاں بادشاہ مغل کے حکم سے مارا گیا ساری دولت لوٹ لی گئی کتابیں کچھ جلادی گئیں اور کچھ دجلہ میں پھینک دی گئیں۔ قطب الدین الحنفی لکھتے ہیں کہ ان شائقین علوم و فنون نے اس واقعہ سے پہلے اسقدر علمی ذخیرہ جمع کیا تھا کہ جسوقت مغلوں نے کتابوں کو دجلہ میں ڈال دیا تو ان کے آپس میں ملجانے کی وجہ سے ایک پل تیار ہو گیا جس پر سے سوار و پیدل بخوبی گذر سکتے تھے اور دریا کا پانی سیاہ ہو گیا۔ المیریا میں وزیر ابو جعفر بن عباس کا کتب خانہ مشہور تھا جس میں تین چار لاکھ مجلد و مکمل اور اتنی ہی غیر مجلد کتابیں محفوظ تھیں مورخین نے لکھا ہے کہ الحاکم ثانی کے کتب خانہ میں جو قرطبہ میں تھا چھ لاکھ جلدیں تھیں جن میں سے چالیس جلدوں میں صرف فہرست کتب تھی اس کے متعلق کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ چار سو برس کے بعد چارلس عاقل نے فرانس کے شاہی کتب خانے کی بنا ڈالی تو وہ نو سو جلدوں سے زیادہ نہ جمع کر سکا اور ان میں سے کتب مذہبی کی ایک پوری الماری بھی نہ تھی اور مسلمانوں نے تھوڑے عرصہ میں اسقدر علمی ذخیرے جمع کر لئے کہ جسکو معلوم کر کے انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے الغرض مسلمانوں نے وہ علمی خدمات اور علوم و فنون کی سرپرستی کی ہے کہ جسکو زیور تحریر سے آراستہ کرنے کیلئے ایک دفتر بے پایاں کی ضرورت ہے ہذا میں ناظرین کرام کی دلچسپی و تفریح طبع کیلئے اپنے اسلاف کے علمی کارنامے کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کر کے اب اپنے قلم کو جولانی سے روکتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اسلاف کے نقش قدم چلنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی آپکی علمی خدمات اور علمی کارنامے کو اپنے لئے نمونہ بنائیں اور وہ بھی اس میدان کے شہسوار بن جائیں۔

نتیجہ امتحان

اس سال بہ نسبت اور سالوں کے خراب نکلا لیکن میں ایک بات گذارش کرتا ہوں کہ ایسا ہونے میں در پردہ ایک قدرتی مصلحت ہے۔

وہ یہ کہ اس سے رحمانیہ اور صاحب رحمانیہ کی اعلیٰ درجہ کی امانت داری ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ قوم و ملت میں رحمانیہ انہی افراد کو پیش کرتا ہے جو قوم و ملت کے کام کر سکنے کیلئے نہایت کھرے اور پختہ ہوتے ہیں اور یہ کہ اس کے ممتحن بھی دیانت دار اور امین اور بے لاگ ہیں اور یہ کہ رحمانیہ ظاہری وقار و اعزاز واہ واہ اور ننگ و نمود کو چھوڑ کر اصلی حقیقت کا طالب ہے جبکہ کانفرنس کا جلسہ ہونیوالا ہے باہر سے ہر طرح کے علما شریک ہونے والے ہیں پھر بھی رحمانیہ ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور صحیح اور اصلی بات پیش کر دینا ہی اپنا دستور بناتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا اسے اور اس کے مہتمم کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔

عبدالرؤف رحمانی